سیدنا عثمان غنی کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

07-Sep-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دل نشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعجَم اَوسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عمل خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی زندگیاں عشقِ رسول سے سرشار ہو کر جس انداز میں گُزاریں اور اپنے آقا و مولا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا، وہ اپنی مِثال آپ ہے، ان حضرات نے اپنے کردار اور عمل سے رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو یہ انداز سکھا دیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا عشق ہونا چاہیے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عِشق و محبت کرنے والوں میں خلیفۂ سوم اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شَخصیت بھی نمایاں ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اور عشق کی عکاسی کرتی ہے۔ آپ کے ہر عمل کا اصل مقصد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا تھی، آیئے! اپنے دلوں کو عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

وَسَلَّم سے روشن کرنے کیلئے حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رَسُول کے واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

مہمان نوازی کا نرالا انداز

ایک روز حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لائیے اور جو میسر ہو تناول فرمایئے۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدم مبارک شمار کرنے لگے، نبیِٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان! میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مُبارَک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷، ملخصا)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

حوالہ (وسائل بخشش مرمم، ۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ واقعی یہ وہ ہستی ہیں جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے، ان کا دل محبّتِ رسول میں کس قدر روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کرچکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا، مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی، آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں۔ چنانچہ

نام ولقب اور کُنیت:

آپ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنیّت "ابوعَمْرو" ہے۔ جبکہ آپ کے القابات "اَمیرُالمُؤمنین، ذُوالنُّورَین (یعنی دو نور والا)، کاملُ الْحَیاءِ وَالْاِیمان، (حیا اور ایمان میں کامل)۔ جامِعُ القرآن (یعنی قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُالْاَسْخِیَاء (یعنی سخیوں کے سردار)، عُثمان باحَیا وغَیرہ مشہور (Famous) ہیں۔ (کراماتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، ص۳،۴،۱۱،۵) مگر آپ کے تمام اَلقابات میں سے "ذُوالنُّورَین" (یعنی دو نور والا) زیادہ مَشہور ہے۔ اِس لَقَب کا سبَب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شَہزادیاں یکے بعد دِیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے سیِّدی اَعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں۔

نُور کی سَرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش شریف، ۲۴۶)

مختصر وضاحت: اے دو نوروں والے پیارے عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ کو بہت بہت مبارک ہو! کہ آپ نے نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے نور کی دو چادریں (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیاں اپنے نکاح میں) لینے کا شرف حاصل کیا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص۷۱۶)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:**اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ** یعنی میں اِسلام قَبول کرنے والے چار اَشخاص میں سے چوتھا ہوں۔(معجم کبیر، نسبة عثمان بن عفان، ج ۱، ص ۸۵، حدیث: ۱۲۴)جب آپ اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو زدو کوب کیا(مارا پیٹا) گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَمْ بن اَبی الْعاص تو اِس قَدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مَذہب اِختیار کرلیا ہے، جب تک تُم نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار ہوسکتا ہوں، دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ حَکَمْ بن اَبی العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ (Passion) دیکھا تو مَجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کردیا۔

(تاریخ مدینة دمشق، عثمان بن عفان، ۲۶/۳۹)

شاہِ مدینہ دِین کی دولت اپنی اُلفت بھی دی اور	اپنی غلامی مجھ کو عطا کی تُو نے بڑا احسان کیا
حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں	دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا
رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے	کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا
پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے	دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۹۷،۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشقِ رسول میں اپنی جان، مال و دولت سب کچھ لُٹانے کو تیار رہتے تھے کیونکہ نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہی

دِین کی بنیاد ہے، لٰہذا ہمیں چاہئے محبوبِ دو جہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کریں اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال و اَسباب، یہاں تک کہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بسائیں، کیونکہ ان کی محبت ہی دنیاو آخرت میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10 سورۂ توبہ آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کے لازم اور فرض ہونے کی ترغیب بھی ہے، اس پر تنبیہ (Emphasis) بھی ہے اور اس کی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ آیتِ کریمہ کے اس حصّے (**"فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ"** تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا حکم لائے) کے ذریعے وَعید سنائی گئی اور اُس شخص کو ڈرایا گیا ہے، جسے اپنے مال، اہل اور اولاد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس آیت کے آخر میں ایسوں کو بتادیا گیا ہے کہ وہ گمراہ لوگوں میں سے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ (الشفا، القسم الثانی، الباب الثانی فی لزوم محبّتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۸، الجزء الثانی)

اعلیٰ حضرت ،امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ محبوب ہو،وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ سے مردُود ہے،اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی طرف راہ نہ دے گا، ایسے شخص کو عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔(فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۳۰۹-۳۱۰) کیونکہ خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔(بخاری، کتاب الایمان، باب حبّ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان، ۱/۱۷، الحدیث:۱۵)

جانِ ایماں ہے محبّت تری جانِ جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہو گا
دردِ فُرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے درد کا دَرماں ہو گا

(سامانِ بخشش، ص ۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا رحمتِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت مسلمان کے ایمان کی تکمیل (Completion) کا سبب ہے کہ ایمان اُسی وَقت کامل ہوتا ہے کہ جب وہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیزوں، قَرابت داروں اور جان ومال سے بھی بڑھ کر محبوب وعزیز جانے۔یاد رکھئے!علماءِ کرام نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی کثیر علامات بیان فرمائی ہیں، آیئے!ان میں سے چند علامات سُنتے ہیں، چنانچہ

محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علامات:

(1) اقوال وافعال میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنا یعنی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کام کرنے کا حکم دیا انہیں کرنا اور جن سے منع کیا اُن سے رک جانا اور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالْمُؤمِنِین، حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے کا عملی نمونہ (Embodiment) تھے، سردی گرمی کی پروا کئے بغیر اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ آیئے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کے 3 واقعات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اِتباعِ رَسُول

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (اَیضاً ص ۱۳۰ حدیث ۴۱۵ مُلَخّصاً)

وُضو کرکے خنداں ہوئے شاہِ عثماں کہا: کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں ؟
جوابِ سُوالِ مُخاطب دیا پھر کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخت سردی میں بھی فرمانِ نَبَوِی پر عمل:

اَمیرُالمُؤمِنِین حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک سرد رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔(وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو محفوظ فرمائے، آپ وُضو فرما رہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ تعالٰی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (مسند البزار، مسند عثمان بن عفان، ج ۲، ص ۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

تیری سُنّتوں پہ چل کر، میری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ملے سُنّتوں کا جذبہ میرے بھائی چھوڑیں مولیٰ
سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سخت سردی میں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وضو کر کے عشق و محبت پر مشتمل جو جملہ ارشاد فرمایا: اس میں ہمارے لئے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل ہماری اوّلین ترجیح (Preference) ہو، کیونکہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے بھی اپنی محبت کا دار و مدار اپنے محبوب کی پیروی میں رکھا ہے کہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا دعویٰ

کرتے ہو تو تمہیں میرے محبوب کی اتباع کرنی ہو گی۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۱)
(پ ۳، ال عمران، ۳۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کا حُصول، اپنی خُوشنودی اور قُرب کو حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا، اب کسی کو رضا و قُربِ الٰہی ملے گا تو محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی کے صدقے ملے گا ورنہ اگر دنیا جہان کے اعمال جمع کر کے لے آئے، اگر اس میں عشق اور اِطاعتِ مُصطفٰے موجود نہ ہو گی تو وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قطعاً مردود ہو گا۔ (صراط الجنان، ۱/۴۶۱، تحت الآیۃ ۳۱)

ہمیں چاہئے کہ ہر مُعاملے میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات پر عمل اور منع کردہ کاموں سے باز رہیں کیونکہ محبت کا دعویٰ اُسی صورت میں سچا ہو گا، جب ہم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتباع میں زندگی بسر کریں گے، یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی ہمارے لئے بہترین نَمُونہ ہے جس کو ربِّ کریم نے خود قُرآنِ کریم کے پارہ 21 سُورۂ اَحزاب کی آیت نمبر 21 میں اس طرح بیان فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
(پ ۲۱، احزاب: ۲۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نَعِیمُ الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اُن کی اچھی طرح اِتباع کرو، دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو،

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر (Better) ہے۔ (تحت الآیۃ، ۲۱)

تِرے خُلق کو حَق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

مختصر وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کی خُلقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ جیسا کوئی نہیں"۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہم نہ صرف سُنّتوں سے دُور ہیں، بلکہ مسلمانوں کی اکثریت مَعَاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرضوں میں کوتاہی کرتی نظر آتی ہے، حالانکہ محبتِ رسول کا تقاضا تو یہ ہے کہ بندہ اپنے محبوب کی سُنّتوں کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقوں کو کبھی بھی نہ اپنائے، آیئے! آج مل کر نیت کرتے ہیں کہ اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں گے، نماز، روزے میں کوتاہی نہیں کریں گے، داڑھی نہیں کٹوائیں گے، سُنّتوں کے مطابق لباس (Dress) پہنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

عہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دکھاتے رہیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کاش ! عطارؔ کا طیبہ میں خاتمہ ہو کرو یہ دعا عاشقانِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعتِ سرکار بزبانِ عثمان بن عفّان

(2) محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے جو شخص جس سے محبّت کرتا ہے، کثرت سے اُسے یاد بھی کرتا ہے، اپنے محبوب کے اعلیٰ اوصاف کی تعریفیں بھی کرتا ہے، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نثر میں بھی تعریف فرمائی اور نظم یعنی اشعار کی صورت میں بھی تعریف فرمائی: آیئے! دو اشعار کا ترجمہ سنتے ہیں۔

رَسُوْلٌ عَظِیْمُ الشَّانِ یَتْلُوْ کِتَابَہٗ لَہٗ کُلُّ مَنْ یَّبْغِی التِّلَاوَۃِ وَامِقٌ

مُحَبٌّ عَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ طلاوۃٌ وَاِنْ قَالَ قَوْلًا فَالَّذِیْ قَالَ صَادِق

ترجمہ: (ا) وہ عظیمُ المرتبت رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو اپنی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں کہ ہر پڑھنے والا اُس (کتاب) کا عاشق ہو جائے۔

(۲) وہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں جن کیلئے ہر روز تروتازگی وخوبصورتی ہے اور اگر کوئی بات کہیں تو یقیناً وہ سچی ہے۔ (سیرت ابن اسحاق، ص ۱۸۰)

سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈُوبی ناویں تِراتے یہ ہیں ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹُوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں چُھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
ربّ ہے معطی یہ ہیں قاسِم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سَلِّم سَلِّم کی ڈھارَس سے پُل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں

بار گاہِ رسالت میں وصفِ رسالت کا بیان:

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یوں بھی بیان فرمائی: ''اِنَّ اللهَ مَا اَوقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الاَرضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنسَانٌ قَدَمَهُ عَلَى ذٰلِكَ الظِّلِّ'' یعنی یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ زمین (Earth) پر نہ پڑنے دیا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔ (تفسیر النسفی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۱۱، الجز۱۸، ص۷۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اخلاص وادب کے ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوب خُوب مدح سرائی کرنے، نعتیں پڑھنے اور سننے والا بنائے اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان و عظمت میں نَقْص و عیب تلاش کرنے والوں سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی مَحفُوظ فرمائے اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے والے عاشقانِ رسول میں ہی موت عطا فرمائے۔

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے
یا رسولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ۴۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیتِ اطہار سے محبت

(3) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جن سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَحبَّت ہو عاشقِ صادق بھی انہیں محبوب رکھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اہلِ بیتِ اطہار سے بہت مَحبَّت تھی جس کا اندازہ اس حدیثِ مُبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ

نبیِ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کوئی بندہ (اُس وقت تک) کامل ایمان والا نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں، میری اولاد اُسے اُس کی اولاد سے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُسے اُس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حب النبی، فصل فی براءته فی النبوة، ۱۸۹/۲، الحدیث: ۱۵۰۵)

محمد کی محبت جانِ جاں ہے عینِ ایماں ہے یہی آواز آتی ہے مرے ٹُوٹے ہوئے دل سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ داروں اوراہلِ بیتِ اطہار سے بے پناہ مَحبَّت فرماتے، اُن کی خدمت میں اپنا مال و دولت پیش فرماتے۔ چنانچہ

رسولُ اللہ کے اہلِ بیت سے محبت:

اُمُّ المُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے چار دن تک کچھ نہ کھایا حتّٰی کہ بچے بے چین ہونے لگے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی؟ میں نے عرض

کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دستِ مبارک سے نہ لائے تو کہاں سے آئے گی؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے کبھی ایک جگہ نمازادا فرماتے اور دعا کرتے تو کبھی دوسری جگہ نمازادا فرماتے اور دعا کرتے۔ دن کے آخری حصے میں حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی، میں نے چاہا کہ ان سے ہمارا یہ معاملہ پوشیدہ رہے لیکن پھر سوچا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں سے ہیں، ہو سکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اہلِ بیت کی خیر خواہی کیلئے بھیجا ہو۔ میں نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہا: امی جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہاں ہیں؟ میں نے سارا ماجرہ بیان کر دیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور کہنے لگے دنیا کا ناس ہو، اے اُمُّ المُؤمنین! آپ نے مجھے، عبد الرحمٰن بن عوف، ثابت بن قیس اور دیگر مالدار مسلمانوں کو اپنی اس حالت کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ باہر آئے۔ آٹا، گندم اور کھجور کے تھیلے، ایک کھال اُتری ہوئی بکری اور ایک تھیلی بھیجی، جس میں 300 درہم تھے۔ پھر فرمایا: یہ سب سامان جلدی میں بھیجا ہے بعد میں روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت لے آئے اور فرمایا: آپ یہ تناول فرمایئے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے بھی رکھ دیجئے، پھر مجھے قسم دے کر کہا: آئندہ جب بھی ایسا معاملہ ہو تو مجھے ضرور خبر دیجئے، تھوڑی دیر بعد حضور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے اور اِستفسار فرمایا: اے عائشہ! کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے علم تھا کہ آپ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں اور مجھے یہ بھی علم تھا کہ ربّ تعالیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کو رد نہیں فرمائے گا۔ فرمایا: تم لوگوں کو کیا ملا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: اتنا آٹا، گندم، کھجور، ایک کھال اُتری بکری، 300 درہم کی تھیلی، روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت۔ فرمایا: یہ کس کی طرف سے

آیا ہے؟ میں نے عرض کی: عثمان (غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی طرف سے، وہ خود ہی آئے تھے، جب میں نے انہیں سارا ماجرا بتایا تو رونے لگے، دنیا کی بُرائی بیان کی اور مجھے قسم دی کہ آئندہ ایسی حالت کی میں انہیں ضرور خبر دوں۔ یہ سُن کر سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما نہ ہوئے بلکہ مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیلئے 3 باریوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۹، ص ۵۳)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا
جو دل کو ضیاء دے جو مقدّر کو جِلائے
وہ جلوہٴ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس کو جو ملتا ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی ملتا ہے۔ کائنات کی ہر شے کو نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فیض پہنچتا ہے، اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو سونے (Gold) کے پہاڑ آپ کے ساتھ ساتھ چلتے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور کئی کئی دن ایسے گُزرے کہ کھانے پینے کو کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں، شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کئی راتیں مُسلسل فاقہ فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ کو رات کی روٹی میسّر نہ آتی اور اکثر جَو کی روٹی

کھاتے۔(جامع ترمذی، ج۴، ص۱۶۰ ، رقم الحدیث:۲۳۶۷)

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی　　ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے
ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا　　کبھی ہاتھ کا سرہانا مدنی مدینے والے
تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں　　ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! ہمارے مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فقر اختیاری تھا، اپنی اُمَّت کو سکھانا تھا کہ مَصائب اور تکالیف میں بے صبری نہ کریں، شکوہ و شکایت اور بے صبری کے قریب بھی نہ جائیں بلکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مزید اضافہ کریں جیسا کہ خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک عمل سے معلوم ہوا کہ کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نوافل ادا کرنے اور دُعا مانگنے میں مصروف ہوگئے۔ فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو چھوٹی چھوٹی آزمائشوں پر شِکوہ شِکایت اور واویلا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، حالانکہ دنیا میں تکلیف برداشت کرنے والے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے بروزِ قیامت بہت زیادہ خُوشحال ہوں گے۔

زباں پر شِکوۂ رنج واَلم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَسُوْلُ اللہ کے بغیر طواف کیسے کروں؟

جب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے پر حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صلحِ حدیبیہ کا پیغام (Message) دے کر مکہ مکرمہ میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی

رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُ کو مکہ مکرمہ جانے کا شرف حاصِل ہُوا ہے اب وہ بیتُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم محصور ہیں، عثمان کعبہ کا طواف نہیں کریں گے، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انہیں اس حوالے سے کوئی رکاوٹ در پیش نہیں، پھر عثمانِ غنی کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔

جب حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُ واپس آئے تو صحابہ کرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان نے آپ سے پوچھا: اے ابو عَبۡدُاللہ طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا، پھر آپ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، وہ ہم جیسے محبتِ رسول کا دعوی کرنے والوں کے لئے کئی مدنی پھول اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکۂ مکرمہ میں میرا قیام سال بھر بھی ہوتا تو میں سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔ (دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ارسال النبی، ج ۴، ص ۱۳۳ ملتقطا)

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۷)

مختصر وضاحت: قسم اللہ کی یہ بات بہت پکی ہے کہ خدا کا دروازہ وہی ہے جو مصطفٰے کا

دروازہ ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے علاوہ نہ کہیں امن و قرار نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ ہے۔(شرح حدائق بخشش، ص۳۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیسی تعظیم و توقیر کی اور ہمیں یہ مدنی پھول عطا فرمائے کہ تم جہاں بھی رہو تعظیمِ رسول تم پر لازم ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم کرنا عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روشن نشانی ہے، جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہو تو وہ خود بھی اپنے محبوب کی تعظیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی ایسی ہی توقع رکھتا ہے، یہ تو عام محبوب کی بات ہے جبکہ سرورِ عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی محبوب ہیں، اسی لئے ان کی تعظیم و توقیر کا حکم خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۂ فتح کی آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: تو سب میں مُقدَّم ایمان ہے کہ بغیر اس کے تعظیمِ رسول مقبول نہیں، اس کے بعد تعظیمِ رسول ہے کہ بغیر اس کے نماز اور کوئی عبادت مَقبُول (Accepted) نہیں، یوں تو عبداللہ (اللہ کا بندہ) تمام جہان ہے سچا عبداللہ وہ ہے جو عبدِ مصطفٰی (یعنی غلام مصطفٰی) ہے ورنہ عبدِ شیطان ہو گا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۱۲۳، بتغیر قلیل)

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”vcd اجتماع“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے دل میں عشقِ رسول کا جذبہ بیدار کرنے اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں تو اس پُر فتن دَور میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقہ کے 12 مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **”Vcd اجتماع“** بھی ہے، جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھنے سننے کے ذریعے علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اجتماعی صورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، آیئے! بطورِ ترغیب ایک حدیث پاک سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نُورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو اس میں سے خوب چن لیا کرو، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت کی کیاریاں کونسی ہیں؟ فرمایا: علم کی محفلیں۔

(معجم کبیر، ۱۱/۷۸، حدیث: ۱۱۱۵۸)

آیئے! بطورِ ترغیب vcd اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

سنجیدہ ہو گئے!

پنجاب (پاکستان) کے شہر رحیم یار خان کے ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک جامع مسجد میں ۱۴۲۸ھ میں رَمَضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف میں کم و بیش 30 نوجوان اسلامی بھائی معتکف تھے، اعتکاف جیسی سعادت پانے کے باوجود وہ مسجد کا احترام پامال کرتے ہوئے آپس میں ہنسی مذاق اور ایک دُوسرے کی دِل آزاریوں میں مَصرُوف رہتے، مسجد کی اِنتِظامیہ اُن کی حرکتوں کی وجہ سے بہت

پریشان تھی، 28رمضان المبارک کو دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے اس مسجد میں VCD اجتماع کی ترکیب بنائی، اس اجتماع میں **"بَیْنَ الاَقْوامی اجتماع واجتماعی اعتکاف"** کی جھلکیوں پر مشتمل VCD دکھائی گئی، اس VCD میں دعوتِ اسلامی کی شان وشوکت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی رِقّت انگیز دعا دیکھ کر شرکائے اجتماع اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے، بعضوں کی تو ہچکیاں بندھ گئیں، اس VCD کو دیکھنے کے بعد معتکفین اسلامی بھائی ایسے سنجیدہ ہوئے کہ مسجد کی انتظامیہ حیران رہ گئی اور VCD اجتماع کرنے والے ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اس VCD کو دیکھ کر اکثر اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلوں میں سفر اور سنت کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی نیتیں بھی کیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! VCD اجتماع میں ہوتا یہ ہے کہ ذیلی حلقہ سطح پر کسی اسلامی بھائی کے گھر پر چند اسلامی بھائی جمع ہو کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے / بیانات یا مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے دِیگر مبلغین کے بیانات کی VCD دیکھتے یا کیسٹ سُنتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ **VCD اجتماع** ہر ہفتے مقام بدل بدل کر وقتِ مقرّرہ پر کسی کا انتظار کئے بغیر شروع ہو جاتا ہے، جس کا آغاز تلاوت ونعت سے ہوتا ہے اور اختتام مختصر صلوۃ وسلام اور دُعا پر ہوتا ہے، آخر میں تقسیمِ رسائل کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر — اور اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا — قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلِس شُعبہ تعلیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے وہیں تمام گورنمنٹ وپرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے

مُنسلِک لوگوں میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصدان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) وطلبہ (Students) سے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کر کے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے۔ نیز تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستَقبِل کے مِعماروں کو تعلیمِ قراٰن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی، ان کی دِینی و اَخلاقی تربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:

(4) محبتِ رَسُول کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا عین رضائے الٰہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10 سورۂ توبہ آیت نمبر 62 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے، آپ کی بس یہی کوشش ہوتی کہ کسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ راضی ہو جائیں، آیئے! آپ کے رِضائے رسول کے حصول کے واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رضائے رَسُول کے حُصُول کا نرِالا انداز!

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مسجدِ حرام کی توسیع کا ارادہ فرمایا تو اہلِ مکہ کے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنا گھر فروخت کردو تاکہ میں اسے مسجدِ حرام میں شامل کر کے تمہارے لئے جنت میں مکان کا ضامن بن جاؤں، اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے سوا میرا اور کوئی گھر نہیں ہے اور نہ ہی مکہ میں میرے اور میرے گھر والوں کیلئے کوئی پناہ گاہ ہے لہٰذا وہ یہ مکان فروخت (Sell) کرنے پر رضا مند نہ ہوا، یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دوست تھا، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے وہ گھر 10 ہزار دِینار میں خرید لیا، پھر آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فُلاں کے گھر کو مسجدِ حرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کیلئے جنت کے ضامن ہیں؟ حُضُور! اب وہ گھر میرا ہے کیا حُضُور مجھ سے جنت میں ایک مکان کے عِوَض لیتے ہیں، جس کے حُضُور میرے لئے ضامن ہو جائیں، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہاں، پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وہ مکان لیا اور انہیں ایک جنّتی مکان کی ضمانت عطا فرما کر مسلمانوں کو اس معاملے پر گواہ بنایا۔ (ریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۲۲)

مرے جس قدر ہیں احباب انہیں کردیں شاہ بیتاب
ملے عشق کا خزانہ مدنی مدینے والے
مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل کرنے کیلئے 10 ہزار دینار میں وہ گھر خرید کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایک وہ زمانہ تھا جس میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و محبت میں اپنے گھر اور مال و دولت وغیرہ لٹا دیتے تھے، لیکن افسوس کہ فی زمانہ زکوٰۃ و فطرہ اور دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں رقم خرچ کرنے کے بجائے نوٹ چھپا چھپا کر رکھے جاتے ہیں۔ ہر وقت ذہن (Mind) میں یہی خیال رہتا ہے کہ کسی طرح اور بڑھ جائیں اور اگر کبھی راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کرنے کا ذہن بن بھی جائے تو شیطان حرص و بُخل جیسی بیماریوں میں مبتلا کر کے اس جذبے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ **یاد رکھئے!** آخرت میں وہی مال کام آئے گا جو دنیا میں ربِ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے نیک کاموں میں خرچ کیا ہو گا۔

امامُ الاُسخیا! کر دو عطا حصّہ سخاوت کا   قناعت ہو عنایت، دیں نہ دولت کی فراوانی
مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ   عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "صحابۂ کرام کا عشقِ رسول" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح عشقِ رسول سے سرشار ہو کر حضور نبیِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں کے عامل بن جائیں اور ہمارے دلوں میں بھی مَحَبَّتِ رسول پیدا ہو جائے، تو اس کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 274 صفحات پر مُشتمل عِشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔ اس کتاب میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول، محبتِ رسول اور تعظیمِ رسول کے بہت ہی پیارے واقعات موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اِس انمول کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے

ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ (Study) فرمایئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا بھی جاسکتا ہے۔ ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔ رِسالہ "**کراماتِ عثمانِ غنی**" کا مطالعہ بھی مُفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن سے محبت کرنا

(5) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے ایک علامت قرآنِ کریم سے مَحَبَّت، اس کی تلاوت کی عادت، اس کے احکامات پر عمل اور منع کردہ کاموں سے بچنا بھی ہے۔ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ محبت کی اس علامت میں بھی بے مثال تھے، آپ رات کو قیام کی حالت میں مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن تیمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی، میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچ کر میں کھڑا ہوا تو ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، کچھ دیر بعد آپ نے سُورَۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع فرمائی یہاں تک کہ پورا قرآن پاک ختم کر لیا، پھر رکوع و سجود کر کے نماز ختم کی اور اپنے جُوتے لے کر چل دیئے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۱۳۲، ملخصا)

حضرت سَیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے کیلئے دشمنوں نے گھیرا ہوا تھا، تو اس وقت آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے دشمنوں سے کہا کہ اگر تم انہیں شہید کر دو یا چھوڑ دو تو یہ ایسی شخصیت ہیں کہ پوری رات ایک ہی رکعت میں قرآنِ کریم ختم کر لیا کرتے ہیں۔ (المعجم الکبیر، ۱/۸۷، رقم ۱۳۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قرآنِ کریم سے کیسی عقیدت و محبّت تھی کہ ساری ساری رات قیام فرماتے، ایک ہی رکعت میں مکمل قرآنِ پاک تلاوت (Recite) فرمالیتے۔ لیکن افسوس ہماری اکثریت تلاوتِ قرآن سے غافل ہے، حالانکہ ہمارے بزرگانِ دین روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے بعض تو ایسے تھے کہ ہر روز مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ آیئے! قرآنِ کریم کی تلاوت سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 3 فرامین سنتے ہیں۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: اگر ہمارے دل پاک ہوں تو ہم کبھی بھی کَلَامُ اللہ سے سیر نہیں ہوسکتے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ۵/۳۰۷)

❖ ارشاد فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دن بغیر قرآنِ کریم کو دیکھے گزر جائے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ۵/۳۰۷)

❖ ارشاد فرمایا: مجھے دنیا میں 3 چیزیں محبوب ہیں، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، بے لباسوں کو کپڑے پہنانا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔ (ارشاد العباد الاستعداد لیوم المعاد، ص۸۸)

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا منصب
عطا قرآں کو کر کے جمع کی اُمّت کو آسانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دُنیا میں ان چیزوں کو پسند فرمایا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کا سبب ہیں، لیکن اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری پسندیدہ چیزیں زیادہ سے زیادہ مال و دولت کمانا، بینک بیلنس بڑھانا، بُلند و بالا عمارتیں بنانا، لوگوں کی نگاہ میں مَقام و مَرتبہ بنانا ہیں۔ یاد رکھئے! قرآنِ کریم اپنے تلاوت کرنے والے کی بروزِ قیامت

رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شفاعت کرکے اپنے ساتھ جنَّت میں لے جائے گا اور جو اس کی تلاوت نہیں کرتے ان کو جہنَّم میں داخل کروائے گا۔ چنانچہ

قرآن شفاعت کرے گا

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ جو شخص اسے اپنے پیشِ نظر رکھے گا یہ جنت تک اس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پَسِ پُشت ڈال دے گا یہ اُسے ہانکتا ہوا جہنَّم میں لے جائے گا۔ (معجم کبیر، ج ۱۰، ص ۱۹۸، رقم ۱۰۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا، معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کی تو شان ہی نرالی ہے کیونکہ ان کو جنت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق ملے گی، یہاں تک کہ ان سے فرمایا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت کے درجات طے کرتے جاؤ۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسا کہ تُو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا، تو جہاں آخری آیت پڑھے گا، وہیں تیرا ٹھکانا ہو گا۔ (ابو داؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۱۰۴، حدیث: ۱۴۶۴)

فلموں سے ڈراموں سے عطا کردے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی پوری زندگی نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و محبّت میں بسر کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی پیروی کی، آپ کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کی تعظیم میں زندگی گزاری تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی شہادت کے بعد جنت میں اعلیٰ درجات کے ساتھ ساتھ جنتی دُولہا بننے کا شرف بھی عطا فرمایا: جیسا کہ

جنّتی دولہا

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے خواب دیکھا کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار کہیں تشریف لے جارہے ہیں۔ سرِ انور پر نُورانی عمامہ شریف جگمگا رہا ہے۔ قدمین شریفین میں سبز گھاس سے بنے ایسے مُبارک جوتے ہیں جن کے تَسمے چمکدار موتیوں سے مُزیّن ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی درخت کی ایک شاخ بھی تھام رکھی ہے۔

حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب عنایت فرمایا۔ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں آپ کی زیارت کیلئے بے تاب ہوں جبکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جلدی میں کہیں تشریف لے جارہے ہیں؟ یہ سُن کر نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف مُتوجّہ ہوئے اور مُسکرا کر اِرشاد فرمایا: بے شک عُثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو جنّت میں عالیشان دُولہا بنایا گیا ہے، میں اُسی دعوت میں جارہا ہوں۔

(الریاض النضرة فی مناقب العشرة، ذکر رویا ابن عباس۔۔الخ، ۲/ ۷۶)

عشقِ نبی کونین کی دولت عشقِ نبی بخشش کی ضمانت
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے کوئی سوغات نہ پوچھو

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام جاری وساری ہے، اس ماہِ مبارک میں ایک عظیم ہستی کا عُرسِ پاک منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا "**صدرالافاضل**" کے نام سے جانتی اور پکارتی ہے۔

سیرتِ مُبارکہ کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت 21 صَفرُالْمُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری1883 بروز پیر شریف "**ہند**" کے شہر "**مرادآباد**" میں ہوئی، آپ کا نام "**محمد نعیم الدّین**" رکھا گیا، آپ کے والد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے کئی فرزند قُرانِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پاچکے تھے، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس بیٹے کو وقف کردوں گا۔

تعلیم وتربیت

صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اردو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سید محمد مُعین الدِّین نُزہَت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کی، پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عربی کی چند کتب پڑھیں۔ صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ کو ساتھ لے کر شیخ الحدیث، امامُ العلماء، حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یہ صاحبزادے نہایت ذکی و فہیم (یعنی نہایت ذہین و سمجھدار) ہیں، میری خواہش ہے کہ بقیہ درسِ نظامی کی تکمیل آپ سے کریں۔ حضرت نے قبول فرمایا۔ تو صدرُ الافاضِل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہی سے درسِ نظامی کی تکمیل فرمائی۔

وقتِ رُخصت

حضرت مولانا مفتی سید غلام مُعینُ الدِّین نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے 11:00 بجے کا وقت تھا، کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا، تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہوگئے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے میرا بازو دباؤ، چنانچہ میں بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ کچھ فرما رہے ہیں اور چہرہ پر بے حد پسینہ (Sweat) ہے، میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا، پھر آواز سے کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه**۔ پڑھنا شروع کیا، کلمہ شریف پڑھتے ہوئے، 19 **ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ** کو اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے تذکرۂ صدرُ الافاضل کی روشنی میں صدرُ الاُفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے متعلق کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

♣ آپ نے درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد شعبۂ تدریس سے اپنا تعلق قائم کر کے درسِ نظامی پڑھانا شروع کی اور کئی نامور و مشہور علما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔

♣ آپ فَنِّ تصنیف و تالیف سے بھی وابستہ رہے۔

♣ آپ نے 20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے مزین ایک کتاب تحریر فرمائی۔

♣ آپ کا سب سے عظیم کارنامہ ترجمہ کنزالایمان کا حاشیہ بنام خزائنُ العرفان ہے۔

♣ آپ کی یادگار تصانیف کی تعداد 21 ہے۔

♣ آپ دارُالافتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی استفتاء کے جوابات تحریر فرمائے۔

♣ آپ کا فنِّ افتاء میں اس قدر کمال تھا کہ بغیر کتابوں کو دیکھے سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔

♣ آپ نے امامت و خطابات اور حمدِ باری تعالیٰ و نعتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اشعار کی صورت میں ڈھال کر اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کے دِیے (چراغ) روشن کئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سِیرتِ مُبارکہ کا مُختصر تَعارُف(Introduction) اور آپ کے عشقِ رسول کے مختلف واقعات سُنے کہ اطاعتِ رسول ہو یا اتباعِ رسول، محبتِ رسول ہو یا محبتِ اہلِ بیت، محبتِ قرآن ہو یا رضائے رَسُول کا حُصُول، الغرض محبتِ رسول کے ہر پہلو(Aspect) میں آپ کی زندگی کامل عشقِ رسول کا نَمُونہ تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کرنے کی ضروری علامات سنیں۔ مثلاً

♣ مَحبتِ رسول کے لئے اِطاعتِ رسول اور اِتباعِ رسول ضروری ہے۔

♣ مَحبتِ رسول کے لئے اہلِ بیتِ اطہار سے مَحَبَّت ضروری ہے۔

♣ محبتِ رسول کے لئے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا والے کام ضروری ہیں۔

♣ محبتِ رسول کے لئے قرآن سے مَحبَّت اور اس کی تلاوت کرنا ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت، نَوشَۂِ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے پانی پینے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں، دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ۞ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ۞ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸) مشہور مُفسرِ قرآن مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے اور سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ

سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔(مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۷۷) البتہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ۞ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیجئے ۞ چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ۞ پانی تین سانس میں پئیں۔ ۞ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ۞ لَوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے ان دو (یعنی وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔(ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۷۵ ج ۲۱ ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ۞ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدیج ۵ ص ۵۹۴) ۞ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ۞ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیدنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم پڑھے۔(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸) ۞ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ ۞ منقول ہے: سُؤرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے۔(الفتاوی الفقھیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی ج ۴ ص ۱۱۷) ۞ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے 6دُرودِ پاک اور2دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

---

1 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

3…القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

4…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ۔۔۔ الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵